کٹک

ڈاکٹر حفیظ اللہ نیولپوری

کٹک اڈیشا کا بہت قدیم شہر ہے۔ تیرہویں صدی عیسوی میں اس شہر کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ شہر اڑیسہ کی مشہور و معروف مہاندی کے کنارے واقع ہے۔ شمال میں مہاندی سے لے کر جنوب میں کاٹھ جوڑی تک پھیلا ہوا ہے۔ یہاں جنوبی مشرقی ریلوے شہر کٹک سے ہو کر گزرتی ہے۔ اس کے علاوہ کلکتہ سے مدراس تک کی گرینڈ ٹرنک روڈ بھی کٹک کی راہ سے گزرتی ہے۔ یہ سڑک کٹک میں مہاندی کو ہندوستان کے طویل پل ''مہاندی برج'' کے ذریعہ عبور کرتی ہے۔ ان تمام سہولتوں کی بنا پر زمانۂ قدیم سے کٹک اڈیشا کی راجدھانی رہا۔ کٹک کے شمال میں چودوار اور جنوب میں سارنگ گڑھ کے مسمار قلعوں کا نشان اب بھی باقی ہے۔ چودوار کا قلعہ برو پاندی کے بائیں ساحل پر اور سارنگ گڑھ کا قلعہ کاٹھ جوڑی ندی کے داہنے ساحل پر واقع ہے۔ زمانہ قدیم سے شاہراہوں کی سہولت کے پیشِ نظر کٹک کو کافی تجارتی اہمیت بھی حاصل رہی ہے۔

سنسکرت میں کٹک کے معنیٰ قلعہ، دارالسلطنت یا سرکاری مرکز کے ہیں جو فوجی حفاظت میں ہو۔ اڑیسہ کے تخت پر تر ہویں صدی کے اوائل میں اننگ بھیم دیو قابض ہوا۔ اس دور میں شمال کی جانب سے مسلمان حکمرانوں کی یورش کے خوف سے اننگ بھیم دیو کو اپنے ملک کی حفاظت کا خیال پیدا ہوا۔ اس نے دارالسلطنت کے لیے عظیم مہاندی اور کاٹھ جوڑی سے محصور خطۂ ارض کو منتخب کیا۔ یہ جگہ حفاظتی نقطۂ نظر سے بے مثال تھی۔ اننگ بھیم دیو نے اپنی راجدھانی کا نام ''وارانا سی کٹک'' رکھا۔

انگ بھیم دیو کے بعد اس کا لڑکا نرسنگھ دیو اول ۱۲۳۸ء میں اڈیشا کے تخت پر قابض ہوا اور ۱۲۴۳ء سے ۱۲۴۶ء تک بنگال کے لکشمناتی کے سلاطین سے برسر پیکار رہا۔ کونارک کا عظیم سوریہ مندر جو غالباً بنگال کے سلطان کے ساتھ جنگ کے بعد ہی تعمیر ہوا تھا نرسنگھ دیو اول کا ایک عظیم کارنامہ سمجھا جاتا ہے۔ نرسنگھ دیو کی کل کارکردگی کا مرکز اڈیشا کا دارالسلطنت ''ابھی نو وارانسی کٹک'' ہی تھا۔ اڈیشا کے تخت پر فیروز شاہ تغلق اور اس کے بعد حسین شاہ بھی کچھ عرصہ تک قابض رہے۔ لیکن بھانو دیو کے سپہ سالار کپلندر دیو نے ۱۴۳۴ء میں اڈیشا کے تخت پر قبضہ کر لیا۔ بعد میں کپلندر دیو نے خود کو ایک عظیم حکمران ثابت کیا۔ اس نے نہ صرف اپنے دور حکومت میں داخلی امن وتحفظ بدرجۂ اتم قائم کیا بلکہ دور دراز جنوبی ہند کے علاقوں پر بھی قبضہ کرتا چلا گیا اور مسلم سلاطین کے حملوں سے بھی اڈیشا کو بچائے رکھا۔ اس ضمن میں خود کپلندر دیو کا تصنیف کردہ ایک ایکٹ کا سنسکرت ڈرامہ ''پرسورام وجے'' قابل ذکر ہے۔ اس کے علاوہ کپلندر دیو کے عہد حکومت میں اڑیا زبان کے اولین شاعر اعظم سارلا داس نے مکمل مہابھارت کو اڑیا میں نظم کیا تھا۔ اس طرح سے ثابت ہوتا ہے کہ اڑیا زبان اور ادب کی ترویج وبقا کے لیے کپلندر دیو کا عہد حکومت ایک زرّین عہد تھا۔

ملک کی آزادی کے بعد شہر کٹک میں گنجان آبادی کے پیش نظر اڈیشا کا دارالسلطنت کٹک سے بھوبنیشور منتقل ہوا۔ بھوبنیشور کٹک سے ۳۰ کیلومٹر کی دوری پر واقع ہے۔ دریائے کاٹھ جوڑی اور کواکھائی پر دو پلوں پر سے ہوتی ہوئی پختہ سڑک کٹک سے بھوبنیشور کو منسلک کرتی ہے۔ اڈیشا کی راجدھانی بھوبنیشور منتقل ہو جانے کے باوجود بھی شہر کٹک کو ثقافت، تجارت اور صنعت وحرفت کا ایک اہم مرکز سمجھا جاتا ہے۔ پچھّم کے پہاڑی علاقوں کے لیے کٹک کی حیثیت صدر دروازہ کی ہے۔ اس کے علاوہ شہر کے اطراف میں چھوٹی بڑی نہروں کا گویا کہ جال بچھا ہوا ہے جس کی وجہ سے زراعتی آبیاری کے لیے سہولتیں میسر ہیں اور کٹک کو تجارتی اہمیت بھی حاصل ہے۔ کٹک چاندی کی تارکشی، طرح طرح کے زیورات اور سینگ کے ذریعہ تیار کردہ کنگھی وغیرہ چیزوں کے لیے سارے ملک میں مشہور ہے۔

کٹک میں قدیم طرز کی مساجد اور منادر ہیں ۔ یہاں کی مسجدوں میں دیوان بازار کی مسجد، قلعہ کی شاہی مسجد، اجالے خاں کی مسجد اور جامع مسجد قابل ذکر تصور کی جاتی ہیں ۔ان میں سے دیوان بازار کی مسجد اڈیشا کی سب سے پرانی مسجد ہے۔

شہر کٹک کے درگاہ بازار میں ''قدم رسول'' بہت بڑی اہمیت کا حامل مقام ہے۔۱۸۵۰ء میں شاہ عالم کے دور حکومت میں نواب شجاع الدین محمد خاں نے اس زیارت گاہ کی تعمیر کروائی تھی ۔قدم رسول کا احاطہ ہی وسیع وعریض ہے۔اس احاطہ میں نواب محمد تقی خاں کا مزار بھی ہے۔اس کے علاوہ یہ حصہ قبرستان کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔عرف عام میں ایک عظیم زیارت گاہ بن کر رہ گیا ہے۔اسی احاطہ کے اندر ایک مسجد بھی موجود ہے۔کٹک کے مشہور علاقہ بخشی بازار میں امریسور مندر واقع ہے۔ یہ ایک بہت ہی قدیم مندر ہے۔جاگر جاترا کے موقع پر یہاں میلہ لگتا ہے۔اسی کے آگے پلٹن مسجد قائم ہے جو ایک تاریخی مسجد ہے۔اس کے سامنے پوسٹ آفس ہے اور اس کی پشت پر ملنگ شاہ بابا کا مزار ہے جو قدیم اور تاریخی ہے۔بخشی بازار میں مدرسہ سلطانیہ، سماج آفس اور اڈیشا اردو لائبریری بھی اسی علاقے میں ہیں۔

کٹک کا دوسرا مشہور مندر چنڈی کا ہے۔اس مندر کی مناسبت سے اس علاقے کا نام کٹک چنڈی ہوگیا ہے۔بارہ باٹی کا قلعہ انگ بھیم دیو کے دور حکومت میں تعمیر کیا گیا تھا۔مختلف ادوار میں حکمرانوں کے قیام گاہ کے طور پر استعمال ہوتا رہا تھا۔اس قلعہ کے چاروں طرف حفاظتی نقطۂ نظر سے گہری کھائی کھدی ہوئی ہے جو ہمیشہ پانی سے لبریز رہا کرتی ہے۔کہا جاتا ہے کہ کبھی اس قلعہ کے دیو ہیکل دروازے پر کافی کشادہ آہنی کواڑ لگے ہوئے تھے۔اس قلعہ کے اندر بھی ایک شاہی مسجد موجود ہے۔اس قلعہ کے اندر بخاری بابا کا مزار بھی ہے۔راجہ گووند دیو کی وفات کے بعد اس کے وزیر مکند دیو نے اڈیشا کی عنان حکومت اپنے ہاتھوں میں لے لی۔مکند دیو کے دور حکومت میں سلیماں کرانی کے افغانی جنرل کالا پہاڑ نے اڈیشا پر حملہ کیا جس کے متعلق آج بھی مشہور ہے۔

(کالا پہاڑ نے کٹک میں داخل ہوکر قلعہ کے آہنی دروازہ کو توڑ دیا، مہاندی سے پانی پیا اور مکند دیو کی رانی نے طلائی طشت میں اس کے سامنے ہیرے پیش کیے) یہ اڑیا کہاوت کا اردو ترجمہ ہے جو بہت مشہور ہے۔

شہر کٹک قدیم اور جدید اقدار کا امتزاجی نمونہ ہے۔ بارہ باٹی قلعہ کے سامنے ایک بہت بڑا میدان ہے جس میں ہر سال نومبر کے وسط میں کارتک پورنما کے موقع پر ''بالو جاترا'' کے نام سے ایک بہت بڑا میلہ لگتا ہے اور اس وسیع و عریض میدان میں ملک کے قومی رہنماؤں کی آمد پر جلسے ہوتے ہیں۔ اس میدان کے مقابل سڑک کی دوسری جانب بارہ باٹی اسٹیڈیم ہے۔ اس اسٹیڈیم کی عمارتیں اور گلریز کافی خوبصورت اور نہایت دلکش ہیں اور اس اسٹیڈیم کا شمار براعظم ایشیا کے عظیم ترین اسٹیڈیم میں ہوتا ہے۔ اس اسٹیڈیم میں ہر طرح کے میچ اور کلچرل پروگرام ہوا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی مرتبہ ہندوستان کے قومی کھیل بھی یہاں ہو چکے ہیں۔

کٹک چنڈی سے ایک سڑک شمال سے جنوب کی جانب بڑھتی ہے اور آگے بڑھ کر چاندنی چوک کو متصل کرتی ہے۔ اسی چاندنی چوک میں کاٹھ جوڑی ندی کے کنارے عظیم سنگی پشتوں سے متصل کٹک کی مشہور تاریخی عمارت ''لال باغ'' واقع ہے۔ اڈیشا کے مغل گورنر معتقد خاں مرزا مکّی نے ۱۶۳۳ء میں اپنی شہرت اور مقبولیت کی ایک عظیم یادگار کے طور پر ''لال باغ'' کا محل تیار کرایا تھا۔ جو ۱۷۵۱ء تک مغل صوبے داروں کے زیر استعمال رہا اور اس کے بعد ناگپور کے بھونسلہ صوبے دار ۱۷۹۱ء سے ۱۸۰۳ء تک اس محل پر قابض رہے۔ ۱۸۰۳ء میں بھونسلہ راجہ رگھو جی ثانی پر فتح یابی کے بعد لال باغ انگریزوں کے قبضہ میں آیا۔ اس کے بعد مختلف دور میں ''لال باغ'' کٹک کے کمشنر اور کلکٹروں کی رہائش گاہ بنا رہا۔ پھر ۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۱ء تک یہ محل اڈیشا کے گورنر کی قیام گاہ کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ ۱۹۶۱ء میں گورنر ہاؤس نئی راجدھانی بھوبنیشور منتقل ہو جانے کے بعد اس عظیم عمارت میں بچوں کا ہسپتال ''شیشو بھون'' قائم ہوا جو اب تک جاری ہے۔

''لال باغ''محل کے بعد کٹک کی دوسری عظیم عمارت اڈیشا ہائی کورٹ کی ہے۔ ہائی کورٹ کی اس عظیم عمارت کی تعمیر ۱۹۱۳ء میں ہوئی تھی۔لیکن اس وقت سے اس میں صرف سول کورٹ قائم تھا۔اب ۱۹۴۸ء میں یہاں ہائی کورٹ کا قیام عمل میں آیا۔ ۱۹۴۷ء میں کلکتہ ہائی کورٹ کی وضع پر ایک بُرج قائم کیا گیا ہے۔جس کی وجہ سے اس عمارت کی دلکشی دو چند ہوگئی ہے۔ یہ علاقہ شہر کا سب سے گنجان علاقہ ہے۔ جہاں پر ہر وقت بھیڑ بھاڑ رہتی ہے۔ کچہری کے علاقہ ہی میں راونشا کالجیٹ اسکول ۱۸۲۲ء میں قائم ہوا تھا۔ جو ایک قدیمی، تاریخی اور اولین سرکاری ہائی اسکول ہے۔ وہاں سے اڈیشا کے بڑے ہی نامور لوگوں نے تعلیم حاصل کر کے نہ صرف اڑیسہ بلکہ ملک اور بیرون ملک میں بڑی شہرت حاصل کی۔ اسی اسکول سے نیتا جی سبھاس بوس نے میٹرک تک تعلیم حاصل کی تھی۔ اس سے آگے نیم چوڑی کا بازار ہے جہاں زیادہ تر صرافوں کی بڑی بڑی دکانیں ہیں۔ اس سے متصل بالو بازار کا علاقہ ہے۔ جہاں زیادہ تر کتابوں کی دکانیں ہیں۔ کٹک کی مشہور و معروف جامع مسجد بھی شاہ راہ بالو بازار پر واقع ہے۔

مندروں اور مسجدوں کے ساتھ ساتھ شہر کٹک میں کئی گرجے بھی ہیں۔ شہر کے ایک سرے میں مہاندی کے کنارے کالیابودا کے پاس ایک گرودوارہ کی تعمیر بھی عرصہ دراز سے عمل میں آگئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ گرونانک جی پوری جاتے ہوئے کچھ دیر کے لیے اس مقام پر ٹھہرے تھے۔ اور انہوں نے وہاں مراقبہ بھی کیا تھا۔ اور اسی جگہ پر اپنا مسواک بھی گاڑا تھا۔ یہ گرودوارہ داتون صاحب کے نام سے مشہور ہے۔

مشق

۱۔ پڑھیے اور جواب دیجیے:

(i) کٹک کن ندیوں کے ساحل پر واقع ہے اور سنسکرت زبان میں کٹک کا معنی کیا ہے؟

(ii) شہر کٹک کا بانی کون ہے؟ اور اس نے کس سنہ میں اس کی بنیاد رکھی تھی؟

(iii) اڑیسہ کے پایہ تخت پر کن دو مسلم حکمرانون نے حکومت کی؟

(iv) کٹک شہر میں قدیم طرز کی مسجدیں کتنی ہیں؟ اور ان میں سب سے پرانی مسجد کس کو قرار دیا گیا ہے؟

(v) ''قدم رسول'' زیارت گاہ کی تعمیر کس سنہ میں ہوئی؟ اور کس نے کروائی؟

(vi) بارہ باٹی قلعہ کس کے دور حکومت میں تعمیر کیا گیا؟

(vii) کٹک کی مشہور تاریخی عمارت ''لال باغ'' کس نے تعمیر کروائی تھی اور وہ کب تک کن کے زیر استعمال رہی؟

(viii) کٹک ہائی کورٹ کی تعمیر کب ہوئی؟ اور کب تک اس میں سول کورٹ قائم رہا؟

۲۔ نیچے دیے ہوے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

تخت۔ سلطان۔ امن۔ تحفظ۔ منتقل۔ احاطہ۔ تعمیر۔ عظیم۔ مشہور۔ رہائش گاہ

۳۔ نیچے دیے ہوے الفاظ کی جمع لکھیے:

نشان۔ ساحل۔ سلطان۔ مرکز۔ مسجد۔ مقام۔ مندر۔ عمارت